# نبی کا وجود جنتی مٹی سے پیدا ہونے کے دلائل

مولانا عاطف حنفی

نگران شعبہ تخصص مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

پیر و مرشد استاذ محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ اپنے عشق اور محبت رسول بھرے بیانات میں اہل السنت الجماعت احناف دیوبند کا یہ نظریہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اور امتی میں کئی فرق ہیں ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ امتی کا وجود دنیا کی مٹی سے اور نبی کا وجود جنت کی مٹی سے بنایا جاتا ہے اس پر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ محبت رسول میں غلو ہے اور اس عقیدہ پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس عقیدہ پر دلائل موجود ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى﴾

سورۃ طٰہٰ:55

ترجمہ: ہم نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا، موت کے بعد اسی میں لے کر جائیں گے اور قیامت کے دن اسی مٹی سے اٹھائیں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی المتوفی 671ھ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے:

مامن مولود وقد ذر علیہ من تراب حفرتہ.

الجامع لاحکام القرآن: تحت ھذہ الآیۃ

حاصل حدیث یہ ہے آدمی جس مٹی سے بنایا جاتا ہے موت کے بعد اس مٹی میں دفن کیا جاتا ہے۔

:اس طرح امام ہیثمی نے ایک روایت نقل کی ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

.ان حبشیا دفن بالمدینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن بالطینۃ التی خلق منھا

مجمع الزوائد رقم الحدیث 4228

ایک حبشی مسلمان کو مدینہ میں دفن کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مٹی سے پیدا ہوا تھا اسی میں دفن ہوا۔

اس مضمون کی کئی مرفوع اور موقوف روایات کتب حدیث وغیرہ میں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق میں جہاں کی مٹی شامل ہوتی ہے موت کے بعد وہی تدفین ہوتی ہے۔

اس تناظر میں اگر دیکھا جائے تو حضور علیہ السلام جہاں پر مدفون ہیں آپ کی تخلیق اسی مٹی سے ہوئی اور اس :جگہ کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

.مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ

صحیح البخاری: باب فضل مابین القبر والمنبر رقم الحدیث 1195

حاصل حدیث یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے لے کر روضہ اقدس تک یہ جگہ جنت کا ٹکڑا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں محدثین نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن والی جگہ جنت ہے اور قیامت کے دن اسی جگہ کو جنت میں شامل کیا جائے گا۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس مٹی سے بنے وہیں پہ :دفن ہوئے۔ اس جگہ کے جنتی ہونے پر محدثین کی تصریحات موجود ہیں چند ایک ملاحظہ فرمائیں

مشہور شافعی محدث امام ابوزکریا النووی م676ھ نے اس حدیث کی شرح میں دو قول نقل کیے ان میں سے :پہلا یہ ہے

.ان ذلک الموضع بعینہ ینقل الی الجنۃ

شرح مسلم باب فضل ما بین قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: قیامت کے دن حضور کی قبر والی جگہ کو بعینہ جنت میں شامل کر دیا جائے گا۔

:وکیل حنفیت علامہ بدر الدین عینی م 855ھ اس قول کو اکثر علماء کا قول قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

.وحمل اکثر من العلماء الحدیث علی ظاہرہ فقالوا ینقل ذلک الموضع بعینہ الی الجنۃ

عمدۃ القاری باب فضل ما بین القبر والمنبر

ترجمہ: اکثر علماء نے اس حدیث کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر والی جگہ کو جنت میں شامل کیا جائے گا۔

:سلطان المحدثین ملا علی قاری م 1014ھ فرماتے ہیں

قال مالک الحدیث باق علی ظاہرہ والروضۃ قطعۃ نقلت من الجنۃ وستعود الیھا ولیست کسائر الارض تفنی وتذہب

.قال ابن الحجر وھذا علیہ الاکثر وھی من الجنۃ الآن حقیقۃ

مرقاۃ المفاتیح شرح المشکوۃ، باب المساجد ومواضع الصلوۃ

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر والی جگہ جنت سے آئی تھی اور جنت میں ہی منتقل کی جائے گی۔ زمین کا یہ حصہ باقی زمین کی طرح فنا نہیں ہو گا۔ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کا یہی نظریہ ہے کہ قبر مبارک والی جگہ آج بھی حقیقی جنت ہے۔

:فائدہ

:ملا علی قاری نے اس عبارت کے آخر میں ابن حجر کا یہ جملہ بھی نقل کیا ہے

.وان لم تمنع نحو الجوع لاتصافھا بصفۃ دار الدنیا

اگرچہ یہ جنتی مٹی والا وجود ہے تاہم بھوک وغیرہ جیسی دنیوی صفات اس جہان فانی سے اتصال کی وجہ سے ہیں۔

یہ حقیقت میں ایک سوال کا جواب ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود جنتی ہے تو پھر دنیاوی ضروریات بھوک پیاس نیند وغیرہ یہ کیوں پیش آئیں؟ یہ چیزیں تو جنت میں نہیں ہوتیں! تو ابن حجر رحمہ اللہ نے جواب دیا چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں رہتے تھے دنیاوی زندگی کی وجہ سے یہ چیزیں اور ضرورتیں ہوتی تھیں۔ اگر کتب سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو ابن حجر کی دونوں باتیں آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں رہنے کی وجہ سے عام انسانوں والی چیزیں آپ کو پیش آئیں مگر ان میں جنتی وجود کا اثر بھی نمایاں تھا مثلاً گرمی کی وجہ سے بدن مبارک سے پسینہ نکلا کیونکہ دنیا میں رہتے ہیں مگر اس پسینہ سے بدبو کی بجائے ایسی خوشبو نکلی جو کسی دنیاوی خوشبو میں نہ تھی کیونکہ وجود جنت والا تھا۔ دنیا میں رہنے کی وجہ سے لعاب مبارک نکلا مگر اس میں شفا ہی شفا تھی کیونکہ وجود جنتی تھا۔ دنیا میں رہنے کی وجہ سے نیند کی ضرورت پیش آئی مگر جنتی اثر کی وجہ سے دل ہمیشہ بیدار رہتا۔

الحاصل

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوئی کہ آدمی جس مٹی سے پیدا ہوتا ہے اسی میں دفن ہوتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں آپ کی قبر والی جگہ کی مٹی شامل ہے اور اس جگہ کے جنتی ہونے کا ذکر حدیث مبارک میں بھی ہے اور محدثین کی تصریحات میں بھی ہے اس لیے یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اقدس جنتی مٹی سے بنایا گیا ہے بالکل حق اور صحیح ہے اور دلائل سے ثابت ہے۔